رمضان المبارک میں اعتکاف کے موضوع پر ایک
بہترین اور مستند کتاب

تجلیاتِ اعتکاف

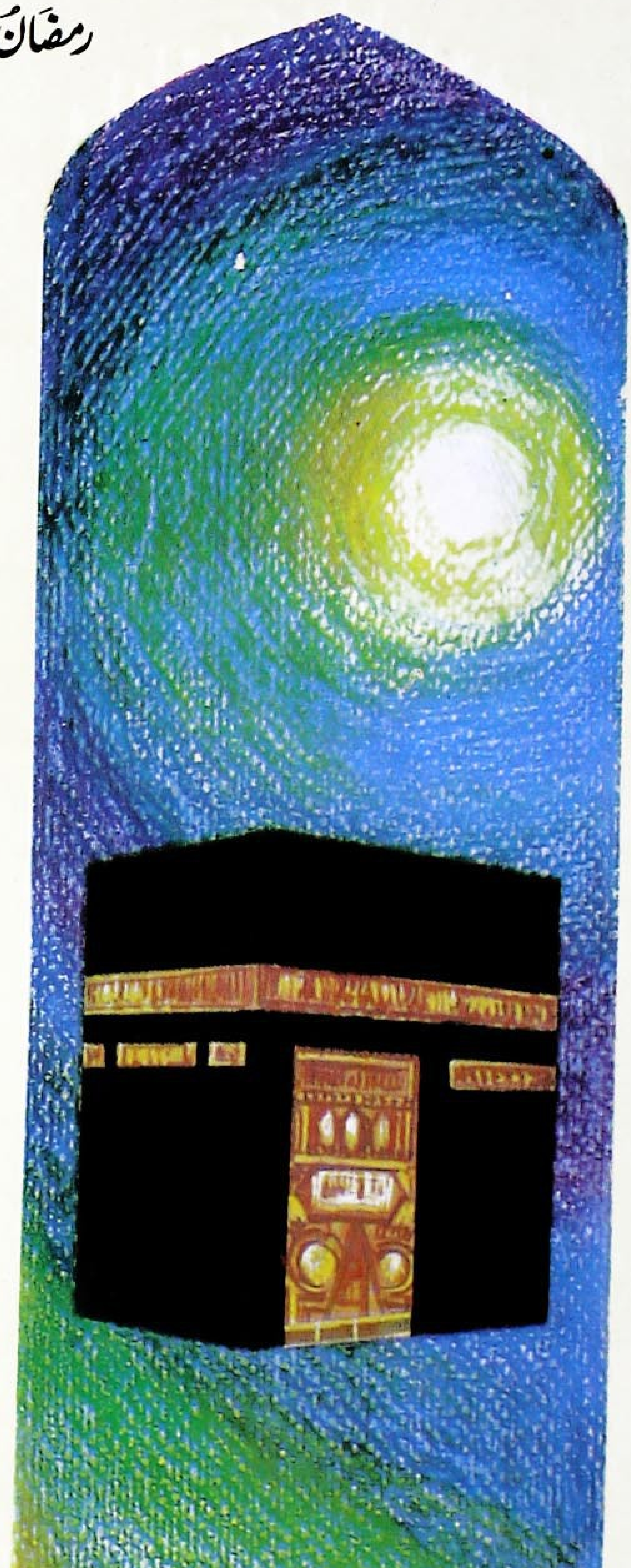

مولانا محمد صدیق ہزاروی

ناشر و تاجر کتب
پروگریسو بکس
40-بی اردو بازار ○ لاہور ○

Marfat.com

Marfat.com

رمضان المبارک میں اعتکاف کے موضوع پر ایک

بہترین اور مستند کتاب

تجلیاتِ اعتکاف

مولانا محمد صدیق ہزاروی

ناشر و تاجرِ کتب

پروگریسو بکس

40-بی اردو بازار ○ لاہور ○

Marfat.com

نام کتاب ________ تجلیاتِ اعتکاف
مُصنّف ________ مولانا صدیق ہزاروی
پرنٹرز ________ گنج شکر پرنٹرز لاہور
ناشر ________ میاں شہباز رسول
بار اوّل ________ جنوری ۱۹۹۶ء
قیمت ________ RS18.00 روپے

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش لفظ	۵	۱۴	نذر کی اقسام	۳۰
۲	اعتکاف کا لغوی معنیٰ	۷	۱۵	شرائطِ اعتکاف (واجب)	۳۲
۳	اعتکاف کا شرعی معنیٰ	″	۱۶	سنت اعتکاف	۳۳
۴	اعتکاف کا ثواب	۸	۱۷	شرائط (سنت اعتکاف)	″
۵	اعتکاف کا فلسفہ	۱۰	۱۸	اعتکاف کا رکن	۳۴
۶	اعتکاف کے روحانی فوائد	۱۲	۱۹	اعتکاف کا آغاز	۳۵
۷	اعتکاف کے جسمانی فوائد	۱۷	۲۰	پردہ لٹکانا اور بچھونا بچھانا	۳۶
۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف	۱۸	۲۱	معمولاتِ معتکف	۳۷
			۲۲	معتکف کا کھانا، پینا اور سونا	۳۹
۹	احادیث مبارکہ	۱۹	۲۳	استثنائی صورت	۴۰
۱۰	اعتکاف کی اقسام	۲۸	۲۴	تنبیہ	″
۱۱	مستحب اعتکاف	″	۲۵	حاجتِ طبعی کے لیے باہر جانا۔	″
۱۲	نیتِ اعتکاف	۲۹			
۱۳	واجب اعتکاف	۳۰	۲۶	گرمیوں کا غسل	۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۷	حاجتِ شرعی	۴۳
۲۸	نمازِ جنازہ میں شرکت اور بیمار پرسی۔	۴۴
۲۹	مسجد کی چھت پر جانا	۴۵
۳۰	خواتین کا اعتکاف	۴۶
۳۱	آدابِ مسجد	۴۷
۳۲	اعتکاف کے آداب	۴۸
۳۳	مکروہاتِ اعتکاف	۴۹
۳۴	اعتکاف کب ٹوٹتا ہے۔	"
۳۵	اعتکاف کی قضا	۵۱
۳۶	اعتکاف سے فراغت	"
۳۷	مسائلِ اعتکاف (اجمالی خاکہ)	۵۲
۳۸	نصابِ اعتکاف	۵۶
۳۹	تلاوتِ قرآنِ مجید	"
۴۰	نوافل	"
۴۱	صلوٰۃِ تسبیح اور اس کا طریقہ	۵۷
۴۲	نمازِ تہجد	۵۸
۴۳	نمازِ اشراق	"
۴۴	نمازِ چاشت	"
۴۵	صلوٰۃ الاوابین	۵۹
۴۶	درود شریف	"
۴۷	سیرتِ نبوی کا مطالعہ	۶۱
۴۸	فقہی مسائل سیکھنا	"
۴۹	دعا۔	"
۵۰	حرفِ آخر	۶۳

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیوی حرص اور مادہ پرستی کے اس ماحول میں آج کا انسان اسباب معیشت کی تلاش اور معاشرتی رکھ رکھاؤ کے حصول کی فکر میں اس قدر الجھ گیا ہے کہ وہ اپنے مقصدِ حیات کو بھی فراموش کر بیٹھا ہے۔
انسانی تخلیق اور اس کی زندگی کا اہم مقصد خالقِ کائنات کی معرفت اور اس کا قرب ہے۔ جب انسان اس مقصد کو پا لیتا ہے تو وہ دنیا کے جھمیلوں سے ناآشنا اور دولت کی جھنکار سے بے خبر ہو جاتا ہے اور یہی ناآشنائی اور بے خبری اس کیلئے حقیقی سکون کا باعث ہے۔

اس عظیم مشن کی تکمیل تب ہی ممکن ہے جب زندگی کی مصروفیات میں سے کچھ وقت بچا کر دنیا اور ما فیہا سے بے خبر، اہل و مال سے الگ تھلگ اور نفسانی خواہشات سے گریزاں ہو کر صرف اور صرف بارگاہِ خداوندی میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے اور اس کا بہترین طریقہ اعتکاف ہے۔

اعتکاف۔ کا لغوی معنٰی اور اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟ اس کی اقسام، روحانی و

Marfat.com

جسمانی فوائد، فلسفہ، مکروہات و مستحبات اور باقی تمام ضروری مسائل کے علاوہ معتکف کے معمولات اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعتکاف کی ایک جھلک اس کتاب کے مشمولات ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ تمام ضروری مسائل کا احاطہ کیا جائے، لیکن ایسا کب ممکن ہے۔ قارئین کی تعمیری تنقید اور مثبت آراء کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

پروگریسو بکس اردو بازار لاہور کے پروپرائٹر جناب میاں غلام رسول صاحب اور ان کے جواں سال صاحبزادے شہباز رسول صاحب ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں جو ملتِ اسلامیہ کو علمی، دینی لٹریچر مہیا کر رہے ہیں۔ ان کی خواہش پر راقم...... اس کتاب کی تالیف کی سعادت سے بہرہ ور ہوا اور وہی اس کی اشاعت کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس دینی اشاعتی ادارے کو دن دُونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی

Marfat.com

اعتکاف کا لغوی معنیٰ

اعتکاف باب افتعال کا مصدر ہے۔ اس کا مادہ عکف (ع ک ف) ہے اگر متعدی استعمال ہو تو اس کا مصدر عَکْفٌ آتا ہے اور لازم ہو تو مصدر "عُکُوفٌ" آتا ہے۔ عکف کا معنیٰ روکنا اور منع کرنا ہے۔ قرآن پاک میں ہے وَالْهَدْیَ مَعْکُوْفًا۔

عکوف کا معنیٰ کسی چیز کی طرف ہمیشہ ہمیشہ کے لیے متوجہ ہونا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالےٰ ہے۔ یَعْکُفُوْنَ عَلٰۤی اَصْنَامٍ لَّهُمْ۔

اعتکاف فعل متعدی عکف سے بنا ہے چونکہ اعتکاف کرنے والا اپنے آپ کو مسجد میں روک کر رکھتا ہے اس لیے اس کو معتکف اور اس عمل کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔

اعتکاف کا شرعی معنیٰ

شریعت میں اعتکاف کا مطلب نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ شریعت کی اصطلاح میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا اور اس سے مل جانا ہے[1]۔

---

[1] یہ تمام بحث بنایہ شرح ہدایہ (عینی) جلد اول جزء ثانی ص ۱۲۷۷ سے اخذ کی گئی ہے۔

Marfat.com

امام علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

"شریعت میں (اعتکاف) نیت اور روزے کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے کا نام ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ[1] میرے گھر کو طواف کرنے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کر دو۔

تو اصطلاحی تعریف میں لغوی معنی کچھ اوصاف کے اضافے کے ساتھ پایا جاتا ہے[2]

امام زیلعی کی تعریف واجب اور سنت اعتکاف پر صادق آتی ہے کیونکہ ان دو قسموں میں روزہ شرط ہے جبکہ امام عینی کی تعریف مطلق ہے اور تمام اقسام کو شامل ہے۔

نوٹ: اعتکاف اور اسکی اقسام کا بیان آگے آ رہا ہے۔

اعتکاف کا ثواب

اعتکاف کی فضیلت اور معتکف کی عظمت کا اندازہ قرآن پاک کی اس آیت سے بخوبی ہو جاتا ہے جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ وہ بیت اللہ شریف کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر دیں۔

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ[3]

---

[1] قرآن مجید، سورہ بقرہ آیت ۱۲۵

[2] فخر الدین زیلعی، امام تبیین الحقائق جز اول ص ۳۴۷

[3] سورہ بقرہ آیت ۱۲۵

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے ایسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کی ہوں[1]۔

امام بیہقی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے رمضان المبارک میں دس دنوں کا اعتکاف کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے دو حج اور دو عمرے کیے[2]۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں۔

ان لوگوں پر تعجب ہے جو اعتکاف کو چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کو کرتے تو کبھی اسے چھوڑ بھی دیتے لیکن آپ نے مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد وصال تک اعتکاف کو ترک نہیں کیا[3]۔

حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں۔

"معتکف اس شخص کی طرح ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک مجھے بخش نہ دیا جائے[4]۔

معتکف جب اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اعتکاف بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ص ۱۲۸ باب فی ثواب الاعتکاف

[2] احمد بن حسن بیہقی، شعب الایمان حدیث ۳۹۶۷ جلد ۳ ص ۴۲۵

[3] ابو بکر بن مسعود کاسانی بدائع الصنائع جز ۲ ص ۱۰۸۔

[4] ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصنائع جز ۲ ص ۱۰۸۔

Marfat.com

کی پیروی کرنے والوں کو اپنا محبوب قرار دیا ہے

ارشادِ خداوندی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ؎

آپ فرما دیجئے اے لوگو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اعتکاف کا فلسفہ

اسلام دینِ فطرت ہے اور فطرت کا تقاضا ہے کہ انسان باہم مل جل کر رہیں ایک معاشرہ قائم کریں اور معاشرتی زندگی میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار بنیں۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوں اور محنت و مشقت کے ذریعے حصولِ رزق کی راہ اپناتے ہوئے خود بھی ضروریاتِ زندگی حاصل کریں اور معاشرے کے مجبور و معذور افراد کو بھی زندگی کی بنیادی ضروریات فراہم کریں۔

بنا بریں اسلام میں اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں کہ کوئی شخص معاشرے سے بالکل الگ تھلگ کسی کونے میں بیٹھ جائے اور اپنے لیے رزق، لباس اور دیگر ضروری اشیاء کی خاطر دوسروں کا دستِ نگر اور محتاج بن کر رہ جائے حتیٰ کہ خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور امتِ مسلمہ کے تمام اکابر اسلاف تجارت یا کسی پیشہ سے متعلق رہے ہیں۔

لیکن دوسری طرف نفس و شیطان، حرص و آز، ہوس و نفس پرستی اور معاشرے کی ہنگامہ خیزیوں کا ڈسا ہوا انسان، پریشانیوں سے نجات چاہتا ہے۔ امن و سکون کی دولت سے مالا مال ہونا چاہتا ہے، سکونِ قلبی کی بیش قیمت نعمت

؎ قرآن مجید سورہ آل عمران آیت ۳۱۔

Marfat.com

سے سعادت مندی کی منزلیں طے کرنا چاہتا ہے۔ بازار کے شور و شغب اور میدان کے لہو و لعب سے کچھ دیر کے لیے اپنے کانوں اور آنکھوں کو محفوظ کرنا چاہتا ہے، وہ کچھ وقت اپنے خالق و مالک کے ساتھ تخلیہ کا خواہش مند ہے وہ قال کی دنیا سے حال کی زندگی میں جانے کا آرزو مند ہے۔

تو کیا اسلام اس کی اس تمنا کو پورا نہیں کرتا، کیا اسلام نے اس کی گوشہ نشینی پر پابندی لگا رکھی ہے۔ کیا دین حق اسے دنیا کے بکھیڑوں سے کچھ وقت باہر نکلنے کی کوئی سبیل نہیں بتاتا؟

نہیں ایسا ہرگز نہیں اسلام کا راستہ اعتدال کا راستہ ہے۔ دینِ حق کے داعی امت کے خیر خواہ اور کائنات انسانیت ہی نہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا[1] بہترین کام وہ ہے جو اعتدال پر مبنی ہو۔

لہٰذا اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ تو کسب معاش سے روکا اور نہ خلوت گزینی سے، نہ ان پر معاشرتی زندگی سے باہر جانے کی پابندی لگائی اور نہ گوشہ نشینی کو زندگی کا جزو لازم قرار دیا بلکہ ایک درمیانہ راستہ بتایا وہ یہ کہ معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ مل کر رہو اپنے لیے بھی اسباب معیشت تلاش کرو اور دوسروں کے کام بھی آؤ اور جب ادھر سے تھک جاؤ اور اپنے دل کو دنیوی محبت سے زنگ آلود ہوتا دیکھو تو خدا کے گھر میں داخل ہو جاؤ دوکان و مکان، آل و اولاد، دولت و سامان، دوست، و رشتہ دار سب سے منہ موڑ کر صرف خالق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اور کچھ دنوں تک اپنے دل کی

---

[1] احمد بن حسین بیہقی، سنن بیہقی جلد ۳ ص ۲۷۳۔

Marfat.com

میل اور زنگ کو تلاوتِ قرآن، حمد و نعت، تسبیح و تہلیل، درود و سلام اور نوافل کے زنگ مال سے دور کردو۔ اسی گوشہ نشینی اور حاضری کا نام اعتکاف ہے۔ گویا اسلام میں اعتکاف وہ اہم عبادت ہے جو قلب و نظر کی طہارت و لطافت کا ضامن ہے۔ چونکہ اعتکاف ایک قسم کی گوشہ نشینی ہے اس لیے وہ تمام فوائد جو گوشہ نشینی سے حاصل ہوتے ہیں معتکف بھی ان سے متمتع اور لطف اندوز ہوتا ہے۔

اعتکاف کے رُوحانی فوائد

اس سے پہلے کہ اعتکاف کے روحانی فوائد کا ذکر کیا جائے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ گوشہ نشینی اسی وقت فائدہ مند ہو گی جب اس کے نقصانات سے اپنے آپ کو بچایا جائے یعنی اپنے آپ کو مستقل گوشہ نشین بنا کر معاشرتی فوائد سے محرومی کی راہ اختیار نہ کی جائے۔

لہٰذا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیشِ نظر رہنا چاہیے۔ آپ نے جہاں غارِ حرا میں تخلیہ اور گوشہ نشینی کے ذریعے اپنے رب سے لو لگائی وہاں تجارت، جہاد، تبلیغ دین اور خدمتِ خلق اور دیگر معاشرتی کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیا ہے۔

اعتکاف جو درحقیقت ایک مخصوص وقت کے لیے مخصوص جگہ پر گوشہ نشینی کا نام ہے معتکف کو روحانی جلا بخشنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس حالت میں معتکف کو درج ذیل روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں جو درحقیقت گوشہ نشینی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔

Marfat.com

پہلا فائدہ

معتکف گوشہ نشینی کی وجہ سے عبادت اور غور و فکر کے لیے فراغت کی نعمت سے مالا مال ہوتا ہے اس لیے وہ مخلوق کے ساتھ مصروف گفتگو ہونے کی بجائے اپنے رب سے مناجات کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اس تخلیہ میں اس پر دنیوی واخروی امور سے متعلق اسرار خداوندی منکشف ہوتے ہیں۔

اسی لیے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"مومن کی خوشی و سرور اور لذت تنہائی میں اپنے رب سے مناجات میں ہے"

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"جو شخص لوگوں کے ساتھ گفتگو کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کے ساتھ گفتگو سے مانوس نہیں ہوتا۔ اس کا علم کم، دل اندھا اور عمر ضائع ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"اس شخص کی حالت کتنی اچھی ہے جو سب سے الگ ہو کر اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

دوسرا فائدہ

معتکف ان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے جو عام طور پر میل جول سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً جب وہ بازار، گھر اور دیگر مجالس سے الگ تھلگ مسجد میں گوشہ نشین ہو جاتا ہے تو کسی کی غیبت نہیں کرتا، چغلی کھانے سے محفوظ رہتا ہے

Marfat.com

ریاکاری سے دور رہتا ہے اور معاشرے میں لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہونے کے جس گناہ میں ملوث ہو سکتا تھا اعتکاف کی وجہ سے اس گناہ سے بھی بچ جاتا ہے اس کے علاوہ دنیوی حرص کی وجہ سے جو اخلاق ذمیمہ اور اعمال خبیثہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

تیسرا فائدہ

معاشرے میں جو فتنے اور جھگڑے پائے جاتے ہیں معتکف گوشہ نشینی کی وجہ سے ان فتنوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اس طرح وہ اپنے دین اور نفس کی حفاظت کرتا اور سلامتی کے غار میں پناہ لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے اور فساد کے دنوں کا ذکر کیا تو میں نے پوچھا فساد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے بھی امن میں نہ ہوگا میں نے عرض کیا اگر مجھے ایسے حالات پیش آجائیں تو آپ مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روک کر رکھو اور اپنی حویلی میں داخل ہو جاؤ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا بتائیے اگر وہ میری حویلی میں بھی داخل ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا میں نے عرض کیا اگر وہ میرے گھر میں بھی آجائے تو؟ آپ نے فرمایا اپنی مسجد میں داخل ہو جانا اور اسی طرح کرنا، آپ نے کلائی پکڑ کر فرمایا اور کہو میرا رب اللہ ہے حتی کہ تمہیں موت آجائے۔

اگرچہ ابھی وہ حالات نہیں ہیں جن کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے لیکن

Marfat.com

موجودہ دور میں مادہ پرستی اور سیاسی رسہ کشی نے جس طرح ذہنی سکون برباد کر رکھا ہے اور دولت کی ہوس نے صلہ رحمی اور رشتہ داری کی تمام قدریں مٹا ڈالی ہیں ایسے حالات میں اگر کبھی کبھار اعتکاف کے لیے کچھ وقت نکال لیا جائے تو ذہنی سکون کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔

چوتھا فائدہ

اعتکاف کے دنوں میں آدمی لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ مخلوط ماحول میں کوئی شخص اس کے سامنے کسی کی غیبت کر کے اسے ذہنی اذیت میں مبتلا کرتا ہے تو کوئی آدمی دوسروں کی چغلی کے ذریعے اسے روحانی ضرر پہنچاتا ہے۔ غرضیکہ لوگ دوسروں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کر کے اور ان پر تہمت لگا کر ایک نیک شخص کی زندگی دوبھر کر دیتے ہیں اور وہ روحانی طور پر اپنے آپ کو سخت پریشانی میں مبتلا دیکھتا ہے ایسے حالات میں اعتکاف ہی اسے اس ذہنی کرب سے نجات دے سکتا ہے اسی لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "گوشہ نشینی میں بُرے ساتھی سے آرام مل جاتا ہے۔"

ابن سماک نے گویا آج کا نقشہ کھینچتے ہوئے ذکر کیا کہ ان کے ایک دوست نے لکھا (کسی دور میں) لوگ دوا تھے جن سے علاج کیا جاتا تھا اب وہ ایسی بیماری بن چکے ہیں جس کا کوئی علاج نہیں لہٰذا ان سے اس طرح بھاگو جس طرح آدمی شیر سے بھاگتا ہے۔"

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(کسی دور میں) لوگ ایسے پتے تھے جن کے درمیان کوئی کانٹا نہیں تھا

Marfat.com

اب لوگ ایسے کانٹے ہیں جن کے درمیان کوئی پتہ نہیں "۔

لہٰذا ایسی حالت میں اگرچہ کانٹوں کے درمیان رہنا بھی عزیمت ہے اور اس کی اشد ضرورت بھی ہے لیکن کبھی کبھی ان کانٹوں سے نکل کر گلستان وحدانیت سے گل چینی بھی ضروری ہے اور یہ اعتکاف سے حاصل ہوتی ہے۔

پانچواں فائدہ

اعتکاف کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب آدمی گوشہ نشینی اختیار کر لیتا ہے تو لوگوں کی اس سے اور اس کی لوگوں سے طمع ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہی بات باعث سکون ہے اس لیے کہ جب طمع و لالچ کرنے والے لوگ زیادہ ہوں یا ایک ہی ہو اور یہ شخص ان کی خواہشات کو پورا نہ کر سکے تو دشمنی اور نفرت پیدا ہوتی ہے اسی طرح جب اسے دوسروں سے کوئی طمع ہو گا اور وہ پورا نہ ہو گا تو اس کے دل میں بدگمانی اور نفرت پیدا ہو گی۔

علاوہ ازیں مومن کی توجہ کا مرکز بارگاہِ خداوندی ہے اس لیے جب وہ اعتکاف بیٹھتا ہے تو لوگوں سے امیدیں قائم کرنے کی بجائے صرف اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔ لہٰذا چند دنوں کے لیے ہی، کچھ وقت تو اس عظیم مقصد کے لیے مل جاتا ہے[۱]

---

[۱] یہ تمام فوائد حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف "احیاء علوم الدین" عربی جلد ۲ جزء ۶ صفحہ ۶۳ تا ۶۸ سے منتخب کیے گئے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

Marfat.com

اعتکاف کے جسمانی فوائد

علمِ طب کے حوالے سے کم کھانا، انسانی صحت کے لیے نہایت ضروری ہے بلکہ قلیل خوراک کے استعمال سے جہاں معدے پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا وہاں یہ عمل نیند کی کثرت اور غفلت کے لیے بھی سدِ راہ بنتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی بنیاد بھی شکم سیری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا کھانے کی تعلیم دی ہے آپ نے فرمایا "دو آدمیوں کا کھانا تین کو اور تین آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہے"[1]

چنانچہ ایک روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ فرمایا اس کے سامنے کھجوریں رکھی گئیں تو اس نے بہت سی کھجوریں کھالیں آپ نے فرمایا زیادہ کھانا نحوست ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ غلام واپس کرنے کا حکم دے دیا۔[2]

گویا زیادہ کھانے سے کئی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور معتکف ان خرابیوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ جب وہ عبادت کی نیت سے مسجد میں گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو وہ زیادہ سونے سے پرہیز کرتا ہے اسی طرح پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بار بار مسجد سے باہر جانے کو بھی اچھا خیال نہیں کرتا اور پھر مسجد کی عزت و حرمت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وہ ہر وقت باوضو بھی رہنا چاہتا ہے اور یہ تمام باتیں اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہیں جب وہ کم کھانا کھائے لہٰذا

---

[1] مشکوٰۃ شریف کتاب الاطعمہ ص ۳۶۴۔

[2] مشکوٰۃ شریف کتاب الاطعمہ ص ۳۶۸۔

Marfat.com

وہ زیادہ خوراک سے، پرہیز کرتا ہے۔ اس طرح جب وہ کچھ دن اس طریقے پر عمل کرتا ہے تو اس کے معدے کی صفائی ہو جاتی ہے معدے کی جلن، تیزابیت، بھاری پن اور اندر کی تمام آلائشوں سے ایک مرتبہ وہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔

گویا اعتکاف جہاں روحانی فوائد کا حامل ہے وہاں اس سے جسمانی صحت کے حوالے سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف

اس سے پہلے کہ اعتکاف کے بارے میں فقہی حوالے سے گفتگو کی جائے اور اعتکاف کی شرائط، رکن اور دیگر احکام بیان کیے جائیں، بطور تبرک اور مشعل راہ اللہ تعالٰی کے محبوب اور کائنات کے امام حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی ایک جھلک دیکھنا ضروری ہے کیونکہ اس سے ایمان کو تازگی روح کو جلا اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

- آپ نے رمضان المبارک کا پہلا عشرہ بھی اعتکاف میں گزارا، دوسرا ہفتہ بھی اعتکاف بیٹھے اور تیسرا عشرہ بھی اعتکاف میں بسر فرمایا اور آخر میں امت کو تیسرے عشرہ میں اعتکاف کی ترغیب دی۔
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں بھی اعتکاف فرمایا۔
- ہادی دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کی نذر نہیں مانی لیکن اعتکاف کی نذر کو پورا کرنے کی اجازت دی۔
- محبوب خدا کا اعتکاف حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب مسجد میں ہوتا تھا۔
- اعتکاف کے موقعہ پر آپ کے لیے مسجد میں بچھونا یا چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

Marfat.com

اور یہ اسطوانہ توبہ (اسطوانہ ابو لبابہ) کے پیچھے ہوتی تھی۔

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسانی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جاتے تھے۔
- آپ اعتکاف کے دوران کبھی حاجت طبعی کے لیے باہر جاتے تو چلتے چلتے بیمار کی بیمار پرسی فرماتے تھے۔
- ایک مرتبہ آپ نے مسجد میں خیمہ لگانے کا بھی حکم دیا اور خیمہ لگایا گیا۔
- آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ تشریف فرما ہوتے۔
- آپ ہر سال دس دن اعتکاف بیٹھتے لیکن جس سال وصال ہوا آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

احادیث مبارکہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف سے متعلق مندرجہ بالا امور کے بارے میں بالترتیب احادیث ملاحظہ کیجیے۔

حدیث ۱:-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّۃٍ تُرْکِیَّۃٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اَعْتَکِفُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے دس دن اعتکاف فرمایا پھر درمیان والے دس دن ایک ترکی خیمہ میں اعتکاف کیا پھر (خیمے سے) سر انور باہر نکال کر فرمایا میں نے لیلۃ القدر کی تلاش میں پہلے

Marfat.com

اَلْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَعْتَکِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ۔ [1]

دس دن اعتکاف کیا پھر دوسرے دن اعتکاف بیٹھا پھر میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا یہ (لیلۃ القدر) آخری عشرہ میں ہے لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بیٹھنا چاہے وہ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھے۔

نوٹ:۔ یہاں اَعْتَکِفُ مضارع متکلم کا صیغہ ماضی کے معنیٰ میں ہے یعنی اِعْتَکَفْتُ چنانچہ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔

حدیث ۲:۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ بَعْدَہٗ [2]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے حتیٰ کہ آپ کا وصال ہوگیا اس کے بعد آپکی ازواج مطہرات اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں اعتکاف شروع کر کے ایک عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا تو آپ نے شوال کے پہلے عشرے میں

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۲۔

[2] مسلم بن حجاج قشیری صحیح مسلم جلد اول ص ۳۷۱۔

Marfat.com

اعتکاف فرمایا۔

حدیث ع٣ :-

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ لَمَّا أَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَاءٍ فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں بیٹھ جاتے ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا اور خیمہ لگا دیا گیا اور آپ نے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا تو لگا دیا گیا اس کے بعد دیگر ازواج مطہرات نے بھی اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا تو خیمے لگائے گئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی تو خیموں کو دیکھ کر فرمایا کیا انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے چنانچہ آپ نے اپنا خیمہ کھولنے کا حکم دے دیا اور اسے کھول دیا گیا اور آپ نے رمضان شریف میں اعتکاف کو ترک کر دیا اور شوال کے پہلے دس

---

(١) مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم جلد اول ص ٣٩١۔

Marfat.com

دنوں میں اعتکاف فرمایا[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیس رمضان کی صبح کے بعد ہی مسجد میں تشریف فرما ہو جاتے تھے اور یہ آپ کی عادت مبارکہ تھی دوسری بات یہ کہ مسجد میں اعتکاف کے لیے خیمہ لگانا آپ کی عادت نہ تھی۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا۔ تیسری بات یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے علاوہ بھی اعتکاف فرمایا اگرچہ وہ بطور قضا ہی تھا۔

حدیث ع۴:-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ　　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے خیموں کو دیکھ کر اپنا خیمہ کھولنے کا حکم دیا۔ گویا ان سب کا یوں خیمے لگانا پسند نہ فرمایا اس کی کیا وجہ تھی ؟ تو اس سلسلے میں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ نے تفصیلی گفتگو کی ہے وہ فرماتے ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ حضور علیہ السلام کو اس بات کا ڈر محسوس ہوا کہ کہیں ازواج مطہرات نے ایک دوسرے کے بارے میں یہ تصور نہ کیا کہ وہ حضور علیہ السلام کے قریب ہو جائیں اور میں دور رہوں (اگرچہ یہ بھی ایک نیکی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کا قرب مقصود ہے لیکن یہاں عبادت میں خلوص کی نفی ہو رہی تھی -۱۲ ہزاروی)

دوسری وجہ وہاں لوگوں کا اجتماع تھا علاوہ ازیں دیہاتی اور منافق بھی مسجد میں آتے تھے اور ازواج مطہرات کو باہر نکلنا پڑتا تھا اور یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ آپ نے سوچا اعتکاف کا مقصد سب سے الگ تھلگ رہنا ہے اور ازواج مطہرات یہاں بھی آپ کے قریب ہو گئی تھیں یا یہ کہ مسجد کی جگہ تنگ تھی ۱۲۔ حاشیہ مسلم شریف جلد اول ص ۳۹۱، ۳۹۲۔

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِکَ[1]

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا تو آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

فائدہ :۔

احناف کے نزدیک اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور رات کو روزہ نہیں ہو سکتا تو اس شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے فرمایا۔

در روایت صحیح آمد کہ گفت عمر نذر کردم کہ اعتکاف کنم روزے پس روایتے کہ در وے لیل واقع شدہ است با روز مراد است چنانکہ از یوم روز با شب مراد ست[2]

ایک صحیح روایت میں آیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی ہے پس جس روایت میں رات کا ذکر ہے اس سے رات مع دن مراد ہے جیسے لفظ یوم بول کر دن اور رات دونوں کا مجموعہ مراد لیتے ہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۳

[2] عبدالحق محدث، شیخ، اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۱۲۰۔

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ (جس میں اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محو استراحت ہیں) کے متصل مسجد میں ہوتا تھا۔ اور آپ کھڑکی سے سر مبارک حجرے کی طرف کرتے اور ام المومنین آپ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھیں۔

حدیث ۵:۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے اور خود مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور میں آپ کے سر انور میں کنگھی کرتی تھی آپ گھر میں صرف انسانی حاجت کے لیے تشریف لاتے۔

نوٹ:۔ یہاں انسانی حاجت سے پیشاب اور فضلے سے حاجت مراد ہے اس پر تفصیلی گفتگو اعتکاف سے متعلق شرعی احکام کے بیان میں آئے گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسجد شریف میں بچھونا بچھایا جاتا تھا اور بعض اوقات چارپائی بھی بچھائی جاتی تھی۔ اس سلسلے میں حدیث میں اس طرح آیا ہے۔

حدیث ۶:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

---

[1] محمد بن اسماعیل بخاری صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۷۲ باب المعتکف لا یدخل البیت الا لحاجۃ

Marfat.com

طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ یُوْضَعُ لَهٗ سَرِیْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ تَوْبَةٍ[1]

کہ آپ جب اعتکاف بیٹھتے تو آپ کے لئے اسطوانہ توبہ (توبہ کے ستون)[2] کے پیچھے بچھونا بچھایا جاتا یا چارپائی رکھی جاتی۔

اسطوانہ توبہ (توبہ کے ستون) کے پیچھے سے ستون سے مشرق کی طرف

---

[1] محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ص ۱۲۸ باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد

[2] اس سلسلے میں واقعہ یوں ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ (یہودیوں) کا محاصرہ فرمایا جب وہ لوگ تنگ ہو گئے تو ان کے سردار کعب بن اسد نے ان کے سامنے تین باتیں پیش کیں کہ ان میں سے کسی ایک کو قبول کر لیں ایک یہ کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ آپ رسول ہیں اور ہماری کتابوں میں ان ہی کا ذکر ہے۔ انہوں نے انکار کر دیا کعب نے کہا دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے بچوں اور عورتوں کو قتل کر کے باہر نکلیں اور مسلمانوں کا مقابلہ کریں انہوں نے کہا عورتوں اور بچوں کے بعد زندگی کا کیا فائدہ ہے اس نے کہا یہ ہفتہ کی رات ہے۔ ہو سکتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہمیں امن دے دیں اور ممکن ہے لڑائی ہو جائے وہ ہفتہ کے دن کی بے حرمتی کے خوف سے تیار نہ ہوئے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بھیجیں تاکہ ہم ان سے مشورہ کریں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انکو حضور علیہ السلام کے حکم پر قلعے سے باہر آنے کا مشورہ دیتے ہوئے گردن کی طرف اشارہ بھی کیا کہ تم ذبح کر دیئے جاؤ گے۔ حضرت ابولبابہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں کھڑے کھڑے پریشان ہو گیا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے خیانت ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

حجرہ ام المومنین کی جانب مسجد کا بایاں کونہ مراد ہے کیونکہ یہ بھی حدیث میں بیان

(بقیہ صفحہ سابقہ) چنانچہ وہ ایک دوسرے راستے سے سیدھے مدینہ طیبہ پہنچے اور مسجد نبوی میں ایک ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ دیا اور فرمایا جب تک اللہ تعالےٰ مجھے معاف نہ کر دے میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک تشریف نہیں لائے تھے آپ کو اطلاع ہوئی تو فرمایا اگر ابو لبابہ میرے پاس آجاتے تو میں ان کی بخشش کے لیے دعا مانگتا لیکن اب جب تک اللہ تعالےٰ ان کی توبہ قبول نہ کرے میں نہیں کھولوں گا۔ چند راتیں حضرت ابو لبابہ اسی حالت میں رہے ان کی زوجہ محترمہ نماز کے وقت کھول دیتیں پھر باندھ دیتیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں تھے کہ سحری کے وقت مسکراتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ ام المومنین نے وجہ پوچھی تو فرمایا حضرت ابو لبابہ کی توبہ قبول ہو گئی۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا میں خوشخبری نہ دوں حضور نے اجازت دے دی۔ چنانچہ انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا ابو لبابہ! تمہیں خوشخبری ہو اللہ تعالےٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔ اس وقت تک پردے کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ صحابہ کرام ان کو کھولنے کے لیے جلدی جلدی اس طرف چل پڑے تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا مجھے حضور علیہ السلام خود اپنے ہاتھوں سے کھولیں گے۔ چنانچہ صبح کے وقت آپ نے ان کو کھولا (اس مناسبت سے اس ستون کو اسطوانہ ابو لبابہ یا اسطوانہ توبہ کہتے ہیں) تفسیر صاوی جزء دوم ص ۱۰۲ ج ۱۱۔

الحمد للہ! راقم کو ۱۹۹ء میں اس مبارک ستون کے پیچھے نفل پڑھنے اور توبہ کی سعادت حاصل ہوئی اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ یہ سعادت بار بار نصیب فرمائے آمین۔

بجاہ نبیہ الکریم ۱۲ ہزاروی۔

Marfat.com

ہو چکا ہے کہ ام المومنین حجرہ مبارکہ میں ہوتیں اور آپ مسجد سے سر انور حجرہ کی طرف کرتے اور ام المومنین کنگھی کرتیں لہٰذا دونوں حدیثوں کو ملانے سے یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ ستون سے شمال کی جانب نہیں بلکہ مشرق کی جانب آپ اعتکاف فرماتے تھے اور یہ مسجد نبوی کی بائیں جانب بنتی ہے۔ کیونکہ مدینہ شریف سے کعبۃ اللہ جنوب کی جانب ہے۔

حدیث ۷:-

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاجت انسانی کے لیے مسجد سے باہر تشریف لاتے تو چلتے چلتے بیمار کی بیمار پرسی کر لیتے ٹھہرتے نہیں تھے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:-

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَیَمُرُّ کَمَا ھُوَ وَلَا یَعْرُجُ یَسْأَلُ عَنْہُ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوران اعتکاف بیمار کی مزاج پرسی فرماتے (اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اپنے انداز میں گزرتے ہوئے پوچھتے ٹھہرتے نہیں تھے۔

حدیث ۸:-

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] سلیمان بن اشعث ابوداؤد، سنن ابی داؤد ص ۳۴۵ باب المعتکف یعود المریض

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّةً نُعْرِضَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ۔ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال قرآن پاک ایک بار پیش کیا جاتا لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا دو بار قرآن پاک پیش کیا گیا اور آپ ہر سال دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

اعتکاف کی اقسام

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں

(۱) مستحب اعتکاف (۲) واجب اعتکاف اور سنت اعتکاف

مستحب اعتکاف

مستحب اعتکاف کے لیے نہ تو کوئی مدت مقرر ہے اور نہ روزہ شرط ہے یہ اعتکاف چند منٹوں کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور دن بھر کا بھی یعنی جب آدمی اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے تو جب تک دل چاہے وہاں رہے اور جب جانا چاہے جا سکتا ہے۔

یوں سمجھئے کہ یہ مفت اور بے محنت، ثواب حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اس لیے آدمی جب بھی مسجد میں نماز کے لیے یا کسی تقریب میں شرکت

(۱) مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۳ باب الاعتکاف۔

Marfat.com

کی خاطر جائے تو اندر داخل ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت کرلے۔
اس کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اعتکاف کا ثواب بھی حاصل کرتا ہے گویا ایک تیر سے دو شکار ہو رہے ہیں۔
دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر مسجد میں مجبوراً دنیوی گفتگو کی ضرورت پڑ جائے یا تھکا ہوا تھا لیٹا اور سو گیا یا کھانے پینے پر مجبور ہو گیا تو یہ تمام امور جو مسجد میں ناجائز ہیں اعتکاف کی وجہ سے جائز ہو جائیں گے۔
بعض جگہ مسجد سے متصل امام کا گھر یا حجرہ ہوتا ہے اور باہر جانے کے لیے مسجد میں سے گزرنا پڑتا ہے تو اس صورت میں بھی اعتکاف کی نیت کرلی جائے تو بہتر ہے۔
صدر الشریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔
مسجد میں اگر دروازہ پر یہ عبارت لکھ دی جائے کہ اعتکاف کی نیت کرلو اعتکاف کا ثواب پاؤ گے تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں بھی معلوم ہو جائے اور جو جانتے ہیں ان کے لیے یاد دہانی ہو۔[1]

نیت اعتکاف

ویسے تو نیت دل کے ارادے کا نام ہے اس لیے جب کوئی شخص اعتکاف کا ارادہ کرے تو اسے اعتکاف کا ثواب حاصل ہوگا لیکن زبان سے نیت کرنا بہتر ہے۔ اگر یاد ہو سکے تو عربی زبان میں یوں نیت کرے۔

---

[1] محمد امجد علی اعظمی مفتی: بہار شریعت حصہ پنجم ص ۹۹

Marfat.com

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

یا اردو زبان میں یوں کہے میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے سنت اعتکاف (مستحب اعتکاف) کی نیت کی۔

واجب اعتکاف

واجب اعتکاف کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر مخصوص دنوں کے لیے اعتکاف واجب کیا ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ خود اپنے اوپر اعتکاف کو لازم کر لیتا ہے اور اس کی صورت نذر ماننا ہے کیونکہ جب کسی عبادت کی نذر مان لی جائے تو اسے پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔

وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ [1] اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنی نذر کو پورا کریں۔

نوٹ:۔ یہ بات یاد رہے کہ کسی ایسی عبادت کی نذر نہیں مان سکتے جو پہلے سے فرض یا واجب ہے۔ مثلاً کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ آج کی نماز ظہر ادا کرے گا تو یہ نذر صحیح نہیں کیونکہ یہ نماز تو اس پر پہلے سے فرض ہے۔

نذر کی اقسام

نذر میں وقت معین کی قید ہو یا غیر معین وقت کے لیے نذر مانی جائے اگر پہلی صورت ہو تو اسے نذر معین کہتے ہیں اور دوسری صورت میں نذر غیر معین ہے

---

[1] قرآن مجید سورۂ حج آیت ۲۹۔

Marfat.com

اسی طرح نذر کسی شرط سے متعلق ہو گی یا کسی شرط کی قید سے آزاد ہو گی۔ اگر پہلی صورت ہو تو نذر مقید ہو گی جبکہ دوسری صورت میں نذر مطلق کہلاتی ہے۔

نذر معیّن

مثلاً کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر شوال کے پہلے پندرہ دنوں کا اعتکاف ہے۔ اس صورت میں شوال کے پہلے پندرہ دنوں کا اعتکاف ضروری ہو گا۔

نذر غیر معیّن

مثلاً یوں کہا جائے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے لیے پندرہ دنوں کا اعتکاف ہے۔ اب جن دنوں میں چاہے اعتکاف بیٹھے لیکن پندرہ دن پورے کرنا ہوں گے۔

نذر مطلق

اس صورت میں یوں کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر فلاں مہینے یا اتنے دنوں کا اعتکاف ہے۔

نذر مقیّد

اس صورت میں یوں کہا جائے گا (مثلاً) اگر میرا فلاں کام ہو گیا یا میرا فلاں مریض تندرست ہو گیا تو مجھ پر اتنے دنوں کا اعتکاف ہے۔
ان تمام صورتوں میں اعتکاف لازم ہو گیا اور اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

Marfat.com

شرائط

واجب اعتکاف کے لیے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱) معتکف مسلمان اور عاقل ہو نیز جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔ بالغ ہونا شرط نہیں۔ سمجھدار لڑکا بھی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔

(۲) اعتکاف کے لیے نیت شرط ہے کیونکہ یہ عبادت ہے اور کوئی بھی عبادت نیت کے بغیر صحیح نہیں ہوتی۔

(۳) اس اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اس لیے یہ اعتکاف صرف رات کی منت ماننے سے صحیح نہیں ہوتا کیونکہ رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا۔ اگر یوں کہا کہ مجھ پر ایک دن رات کا اعتکاف ہے تو یہ کہنا صحیح ہے۔

(۴) نفلی روزے کے ساتھ واجب اعتکاف نہیں ہو سکتا مثلاً نفلی روزہ رکھا تھا اور اس دن کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کیونکہ واجب اعتکاف کے لیے یہ روزہ کافی نہیں اور اب اس روزے کو واجب روزے میں بدل بھی نہیں سکتے۔

(۵) اگر عورت اعتکاف کی منت ماننا چاہتی ہو تو خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(۶) اعتکاف کے لیے ایسی مسجد کا ہونا شرط ہے جس میں امام اور موذن مقرر ہوں اگرچہ وہاں پنجگانہ نماز نہ ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے تو سب سے بہتر اعتکاف مسجد حرام میں پھر مسجد نبوی اور پھر بیت المقدس

Marfat.com

میں ہے۔ اس کے بعد جامع مسجد میں زیادہ فضیلت ہے۔

(۷) عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے وہ گھر میں اس جگہ اعتکاف بیٹھے جو نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہے اور گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر نہ کی ہو تو گھر میں اعتکاف نہیں ہو سکتا البتہ اعتکاف کا ارادہ کرتے وقت کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے[۱]

سُنّت اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ یعنی بیسویں رمضان کا سورج ڈوبتے سے تیسویں رمضان کے غروب آفتاب یا انتیسویں رمضان کے بعد چاند نکلنے تک کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

اگر شہر کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب جواب دہ ہوں گے اور اگر شہر میں سے ایک آدمی بھی اعتکاف بیٹھ جائے تو تمام شہر والے بری الذمہ ہو جائیں گے[۲]

شرائط

(۱) سنت اعتکاف کے لیے بھی روزہ شرط ہے اس لیے اگر کوئی شخص مریض یا مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا اور اعتکاف بیٹھتا ہے

---

[۱] امجد علی اعظمی، مفتی، بہار شریعت حصہ پنجم ص ۹۹۔

[۲] امجد علی اعظمی، مفتی، بہار شریعت حصہ پنجم ص ۹۹

Marfat.com

تو یہ سنت اعتکاف نہ ہوگا نفل ہو جائے گا۔

(۲) بیسویں رمضان المبارک کا سورج غروب ہوتے وقت معتکف کا مسجد میں ہونا ضروری ہے۔ اگر مغرب کے بعد مسجد میں آیا تو یہ اعتکاف نہیں ہوگا[1]

(۳) باقی جو شرائط واجب اعتکاف کے لیے ہیں یعنی مسلمان اور عاقل ہونا نیز جنابت حیض اور نفاس سے پاک ہونا اگر عورت ہے تو خاوند کی اجازت سے اعتکاف بیٹھنا اور گھر کی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا، یہ سب شرائط سنت اعتکاف کے لیے بھی ہیں۔

اعتکاف کا رکن

اعتکاف کسی قسم کا بھی ہو اس کا رکن مسجد میں ٹھہرنا ہے اور چونکہ رکن اس عمل کو کہتے ہیں جس پر کسی عبادت کا دارومدار ہوتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص کسی شرعی یا طبعی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

نوٹ :۔ عذر طبعی اور عذر شرعی کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اعتکاف کی اقسام اور تعریفات آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

- اعتکاف بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے؟
- اعتکاف کے دوران معتکف کو کیا کرنا چاہیے؟
- معتکف کے لیے مسجد میں کیا کیا کام جائز ہیں؟

---

[1] امجد علی اعظمی، مفتی، بہار شریعت حصہ پنجم ص ۹۹۔

Marfat.com

- معتکف کن کن مقاصد کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے؟
- کن کن کاموں کے لیے اسے باہر جانے کی اجازت نہیں؟
- اگر بلا ضرورت وحاجت مسجد سے باہر چلا جائے تو کیا حکم ہو گا؟
- اگر مجبوراً مسجد کو چھوڑنا پڑے تو اب کیا کرے؟
- اگر اعتکاف کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو اب کیا حکم ہو گا؟

ان تمام امور میں واجب اعتکاف اور سنت اعتکاف برابر ہیں۔ اس لیے ان تمام مسائل کا ذکر مشترک ہو گا جہاں کہیں فرق ہوا تو اس کی وضاحت کر دی جائے گی۔

چونکہ عام طور پر لوگ رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھتے ہیں اور نذر کا اعتکاف بہت کم ہوتا ہے اس لیے زیادہ تفصیلی گفتگو سنت اعتکاف سے متعلق ہو گی۔

اعتکاف کا آغاز

چونکہ یہ اعتکاف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتا ہے اور اس عشرہ کا آغاز بیسویں رمضان کا سورج غروب ہونے سے ہو جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ بیسویں رمضان کے غروب آفتاب کے وقت معتکف مسجد میں موجود ہو۔

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیس رمضان المبارک کی صبح سے ہی مسجد میں تشریف فرما ہو جاتے تھے لہٰذا اگر ایسا ممکن ہو تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہے اور اگر یوں نہ ہو سکے تو عصر کی نماز کے بعد یا غروب آفتاب سے کچھ پہلے مسجد میں آ جانا

Marfat.com

چاہیے اور اس سے پہلے تمام انتظامات مکمل کر لیے جائیں۔

پردہ لٹکانا اور بچھونا بچھانا

اعتکاف کا وقت شروع ہونے سے پہلے جائے اعتکاف کا جائزہ لے لیا جائے جس کونے میں اعتکاف بیٹھنا ہو وہاں دری وغیرہ بچھا دی جائے اور اگر چاہیں تو کسی چادر وغیرہ کا پردہ بھی لٹکا سکتے ہیں۔

اگرچہ پردہ لٹکانا ضروری نہیں لیکن جائز ہے جیسے حدیث شریف گزر چکی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کے موقعہ پر خیمہ لگانے کا حکم دیا اور آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ اسی طرح احادیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ کے لیے بچھونا بچھایا جاتا تھا اور بعض اوقات چارپائی بچھائی جاتی۔

پردہ لٹکانے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ معتکف علیحدگی میں سکون و اطمینان کے ساتھ عبادت کر سکتا ہے اور چونکہ اس نے وہیں سونا اور آرام کرنا ہوتا ہے اس لیے بچھونا بچھا دینا مناسب ہے۔

لیکن دو باتوں کا خاص خیال رکھا جائے ایک یہ کہ بعض مساجد میں اعتکاف کے لیے انتظامیہ کی طرف سے اہتمام ہوتا ہے انہوں نے مسجد کا ایک حصہ اعتکاف کے لیے مخصوص کر کے پردے لٹکانے کے لیے پائپ وغیرہ لگائے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس انتظام کی پابندی کی جائے اور اپنی مرضی سے جہاں جی چاہے پردہ لٹکا کر بیٹھنے پر اصرار نہ کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایسی جگہ اعتکاف بیٹھیں جہاں جماعت کے لیے صفیں باندھی جاتی ہیں تو نماز کے لیے جب اذان ہو جائے اس وقت پردہ اور بچھونا لپیٹ کر جگہ خالی کر دی جائے تاکہ نمازیوں کو کسی قسم کی دقت کا سامنا

Marfat.com

کرنا پڑے۔

نوٹ:۔ اعتکاف بیٹھنے کے لیے مسجد میں آنے سے پہلے گھریلو مسائل، عید کے لیے بچوں کے کپڑوں وغیرہ کی خریداری یا دیگر ضروری امور کا اچھی طرح جائزہ لے کر انہیں حل کیا جائے تاکہ اعتکاف اطمینان سے ہو سکے۔

معمولاتِ معتکف

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں اعتکاف کا ایک ہی رکن ہے یعنی مسجد میں قیام اس کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اس دوران نوافل پڑھنا، تلاوت کرنا، یا دیگر وظائف پڑھنا اعتکاف کا رکن نہیں اور نہ ہی اعتکاف کے وجود کا ان چیزوں پر دارومدار ہے اسی لیے شریعت نے اعتکاف کے دوران کسی خاص عبادت کا حکم نہیں دیا اور نہ کوئی خاص طریقہ عبادت مقرر فرمایا۔

لیکن چونکہ معتکف اپنے کاروبار، اہل وعیال اور دیگر تمام مصروفیات سے کنارہ کش ہو کر دس یا تین دنوں کے لیے مسجد میں گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے اس لیے اسے یہ وقت ضائع کرنے سے بچنا چاہیے اور جس قدر ممکن ہو ذکرِ خداوندی سے اپنے قلب کو منور کرے اور اپنی روح کی تازگی کا سامان کرتے ہوئے مصروفِ عبادت رہے۔

اس دوران نماز باجماعت کا اعزاز تو یقیناً حاصل ہوگا لہٰذا کوشش کی جائے کہ تکبیرِ تحریمہ میں امام کے ساتھ شامل ہوں۔

معتکف کو دورانِ اعتکاف ۱۰ دن یا چھیالیس نمازیں باجماعت پڑھنے کا سنہری موقع ملتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

Marfat.com

مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً فِیْ جَمَاعَۃٍ نَفَذَ مَلَاءَ نَحْرِہٖ عِبَادَۃً ۔[1]

جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ اپنے سینے کو عبادت سے بھر دیتا ہے۔

اس کے علاوہ نوافل، تلاوت قرآن، درود شریف، دینی مسائل اور کتب سیرت کے مطالعہ میں وقت گزارنا چاہیے۔ رات کو کچھ نہ کچھ وقت آرام کے لیے بھی نکالیں اسی طرح جب تھکاوٹ ہو جائے اور عبادت صحیح طریقے پر ادا نہ ہو سکے تو آرام ضرور کیا جائے۔ البتہ طاق راتیں جاگ کر گزاریں کیونکہ ان میں لیلۃ القدر متوقع ہوتی ہے۔ اگر معتکف عالم دین ہوں تو وہ اس دوران لوگوں کو دینی مسائل سکھائیں اور وعظ و نصیحت کے لیے کچھ وقت نکالیں دینی کتب کا مطالعہ کریں اور تحریر کی صلاحیتیں ہوں تو کسی اہم دینی موضوع پر کتاب لکھیں اگر طلباء کا تقاضا ہو تو تدریس کے فرائض بھی انجام دیں۔

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

وَیَجُوْزُ لَہُ التَّدْرِیْسُ وَاِقْرَاءُ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ ذٰلِکَ یَتَعَدّٰی نَفْعُہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ فَھُوَ اَکْثَرُ ثَوَابًا مِنِ اشْتِغَالِہٖ بِخَاصَّۃِ نَفْسِہٖ ۔[2]

اور اس (معتکف) کے لیے تدریس اور قرآن پاک پڑھانا بھی جائز ہے کیونکہ اس کا نفع دوسروں کو پہنچتا ہے لہذا خاص اپنی ذات کے لیے مشغول ہونے کی نسبت اس کا ثواب زیادہ ہے۔

اور اگر معتکف عالم دین نہیں تو اسے چاہیے کہ اس دوران جہاں وہ نوافل

---

[1] محمد بن محمد غزالی، احیاء علوم الدین جلد اول جزثانی ص ۳۰۲ (عربی)

[2] عبدالقادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین ص ۱۰ (عربی)

Marfat.com

تلاوت قرآن اور دیگر اذکار کے ذریعے اللہ تعالے کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے مسجد کے خطیب صاحب سے دینی مسائل سیکھے بالخصوص طہارت اور نماز سے متعلق ضروری باتیں ضرور معلوم کرے۔

نوٹ:۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے معتکف کے لیے شریعت نے اعتکاف کے دوران کوئی خاص عبادت مقرر نہیں کی یہ اس کی اپنی صوابدید ہے اس لیے جس قدر ممکن ہو عبادت کی جائے۔

لیکن چونکہ عام طور پر لوگ پوچھتے ہیں اس لیے کتاب کے آخر میں ایک خاکہ دے دیا گیا ہے اگر ممکن ہو تو اعتکاف کے دوران اس پر عمل کیا جائے۔

معتکف کا کھانا پینا اور سونا جاگنا

جب کوئی شخص اعتکاف بیٹھتا ہے تو اب وہ مسجد سے صرف اسی کام کے لیے باہر جا سکتا ہے جو مسجد میں نہ ہو سکتا ہے جیسے پیشاب اور غسل وغیرہ (تفصیل آگے آ رہی ہے)

اس لیے معتکف، اعتکاف کے دوران مسجد میں ہی کھانا کھائے گا اور آرام کرے گا۔ اس مقصد کے لیے وہ مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ اگر باہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔[1]

نوٹ:۔ یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ معتکف کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو مسجد میں کھانے پینے کی اجازت نہیں البتہ ضرورتاً ہو تو اعتکاف کی نیت کر لے جیسے مسجد میں طلباء کو اسباق پڑھانے والے استاد کو چائے پینے یا کھانا

---

[1] امجد علی اعظمی، مفتی۔ بہار شریعت حصہ پنجم ص ۱۰۲

Marfat.com

کھانے یا کچھ دیر سستانے کی ضرورت پڑتی ہے تو انہیں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے۔

استثنائی صورت

البتہ ایک صورت میں معتکف کھانے کے لیے باہر جا سکتا ہے وہ یہ کہ کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو بازار سے کھانا لے آئے اور مسجد میں بیٹھ کر کھا لے۔ لیکن آج کل ایسی صورت بہت کم پیش آتی ہے کیونکہ اگر معتکف کے اہل خانہ میں سے کوئی بھی نہ ہو تو مسجد کے امام صاحب یا مؤذن یا کوئی بھی نمازی اسے بازار سے کھانا لا کر دے سکتا ہے۔

تنبیہ

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ مسجد میں کھانا کھاتے وقت آداب مسجد کا خیال رکھا جائے اور سالن وغیرہ سے اسے آلودہ نہ کیا جائے اور نہ پانی گرایا جائے اسی طرح وہاں برتنوں کو دھوئے بغیر رکھ دینا بھی مسجد کے تقدس کے خلاف ہے

حاجت طبعی کے لیے باہر جانا

جیسا کہ حدیث شریف میں بیان ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسانی حاجت کے بغیر باہر نہیں جاتے تھے۔

حاجت کی دو قسمیں ہیں (۱) حاجت طبعی (۲) حاجت شرعی۔

فقہائے کرام نے پیشاب اور فضلے کی حاجت کو حاجت طبعی سے قرار دیا ہے لہٰذا اس مقصد کے لیے اور غسل جنابت اگر مسجد میں نہ ہو سکے تو اس کے لیے

Marfat.com

بھی مسجد سے باہر جا سکتا ہے اور اگر غسل مسجد میں ہو سکے مثلاً ایک بڑے ٹب میں غسل کرے اور پانی کا کوئی قطرہ مسجد میں نہ گرے تو اب غسل جنابت کے لیے باہر نہیں جا سکتا۔ پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے لیکن اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔

(۱) اگر مسجد کے ساتھ طہارت خانے (لیٹرین) کا انتظام ہے تو گھر نہیں جا سکتا۔

(۲) اگر وہاں انتظام نہ ہو تو اپنے گھر جائے البتہ اگر اس کے دو مکان ہوں ایک مسجد کے قریب اور دوسرا دور تو قریب والے مکان میں جائے۔ بعض مشائخ نے فرمایا کہ اگر اس صورت میں دور والے مکان میں گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

(۳) جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو فارغ ہونے کے بعد فوراً واپس آجائے ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔

(۴) اس دوران چلتے چلتے کسی سے گفتگو کرنا یا خیریت دریافت کرنا ممنوع نہیں البتہ اس مقصد کے لیے ٹھہر نہیں سکتا۔

(۵) اگر وضو مسجد کے اندر ہو سکے کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے تو وضو کے لیے باہر نہیں جا سکتا ورنہ استنجا یا وضو کے لیے بھی باہر جانے کی اجازت ہے۔

گرمیوں کا غسل

اگر گرمی کی وجہ سے غسل کی ضرورت محسوس ہو یا پسینہ زیادہ آتا ہے اور شدید گرمی مثلاً جون، جولائی کا مہینہ ہے تو کیا اس مقصد کے لیے مسجد سے

Marfat.com

باہر جا سکتا ہے؟

یہ ایک اہم سوال ہے اور اس کا جواب تلاش کرنے کے لیے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف اور عمل سے راہنمائی لینا ہوگی۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حاجت کے لیے مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تھے اور یہ بات بھی احادیث میں نہیں ملتی کہ آپ کبھی اعتکاف کے دوران جمعہ کے غسل کے لیے مسجد سے گھر تشریف لے گئے ہوں۔

جہاں تک حاجت کا تعلق ہے تو اس کا مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے کہ ایسی صورتِ حال جس کے ساتھ آدمی مسجد میں ٹھہر نہ سکے اور وہ کام مسجد میں نہ ہو سکے، مثلاً پیشاب اور فضلے کی حاجت کی ضرورت محسوس ہو تو آدمی ٹھہر نہیں سکتا اور نہ ہی یہ کام مسجد میں ہو سکتا ہے۔ جنابت کے بعد بھی مسجد میں ٹھہرنا ناجائز ہے البتہ اگر کسی ٹب وغیرہ کے ذریعے مسجد میں غسل ہو سکے تو غسل جنابت کے لیے باہر جانا جائز نہ ہوگا لیکن جہاں تک گرمی یا جمعہ کے غسل کا تعلق ہے تو یہ ایسی صورتِ حال ہے کہ اس دوران مسجد میں ٹھہرنا ناجائز نہیں اور پھر یہ غسل مسجد کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر مسجد کے اندر ممکن نہ ہو اور گرمی کی شدت سے طبیعت پر بوجھ بھی پڑ رہا ہو تو جب استنجاء کے لیے یا وضو کے لیے جائے تو اسی دوران اپنے اوپر پانی ڈال کر ٹھنڈک حاصل کر سکتا ہے۔

بنابریں فقہاء کرام نے اس غسل کو حاجت طبعی میں شامل نہیں کیا اور نہ اس کے لیے مسجد سے باہر جانے کی اجازت دی ہے۔

Marfat.com

حاجتِ شرعی

اگر اعتکاف سنت ہے تو اس دوران حاجتِ شرعی جمعۃ المبارک کی نماز ہے اور اگر واجب اعتکاف ہے اور درمیان میں عید کا دن آ گیا تو اب عید کی نماز بھی اسی حاجت میں داخل ہو جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہو جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی لیکن وہ شہر ہے، دیہات نہیں تو اب جمعۃ المبارک کی نماز یا عید کی نماز کے لیے جانا حاجت شرعی کی تکمیل کے لیے جانا ہے لیکن اس سلسلے میں بھی کچھ امور کا خیال رکھنا ہوگا۔

(۱) جمعہ کی نماز کے لیے معتکف اس مسجد سے جہاں وہ اعتکاف بیٹھا ہے اسی صورت میں باہر جا سکتا ہے جب وہاں جمعہ کی نماز نہ پڑھی جاتی ہو۔ محض کسی خطیب کی تقریر سننے یا کسی بڑی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے شوق سے نہیں جا سکتا اور نہ ہی یہ حاجتِ شرعیہ قرار پاتی ہے۔

(۲) اگر جمعۃ المبارک کی نماز قریب کسی مسجد میں پڑھی جاتی ہو تو دور نہ جائے اور یہاں بھی اس وقت جائے کہ دوسری اذان سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے۔

(۳) اگر مسجد کہیں دور ہے تو اتنا وقت پہلے یہاں سے چلے کہ وہاں پہنچ کر دوسری اذان سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے۔

(۴) جمعہ کے فرض پڑھنے کے بعد صرف چار یا چھ سنتیں پڑھنے کے لیے ٹھہرے اور سنتیں پڑھنے کے بعد فوراً واپس لوٹ آئے۔

نوٹ:- حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ کے بعد چار سنتیں موکدہ ہیں

Marfat.com

جبکہ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چھ سنتیں موکدہ ہیں لہ

بہتر یہی ہے کہ چھ سنتیں پڑھی جائیں تاکہ صاحبین کے مسلک پر بھی عمل ہو جائے۔

(۵) اگر یہ شخص وہاں سے واپس آنے کی بجائے وہیں ٹھہر رہا چاہے ایک دن رات ہی کیوں نہ ہو یا اس نے باقی اعتکاف وہیں مکمل کیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا البتہ مکروہ ہوگا۔

نوٹ :۔ جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کی نماز پڑھنے کے لیے جانے کی اجازت ہے کسی کی تقریر سننے کے لیے جلدی جانے کی اجازت نہیں جیسے بیان ہو چکا ہے کہ صرف اتنی دیر پہلے جائے کہ دوسری اذان سے پہلے صرف چار سنتیں ادا کر سکے۔

نماز جنازہ میں شرکت اور مریض کی عیادت

چونکہ معتکف مسجد سے صرف حاجت کے لیے جا سکتا ہے چاہے حاجت طبعی ہو یا حاجت شرعی، اس لیے وہ کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لیے نہیں جا سکتا کیونکہ بیمار پرسی اس پر فرض نہیں بلکہ یہ ایک اخلاقی ذمہ داری ہے اور نماز جنازہ کے لیے اس وجہ سے نہیں جا سکتا کہ اگرچہ نماز جنازہ پڑھنا فرض ہے لیکن یہ فرض کفایہ ہے جو دوسروں کی ادائیگی سے اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔ اس لیے ان مقاصد کی خاطر اعتکاف کو باطل کرنا

لہ ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصنائع جزء ثانی ص ۱۱۴۔

Marfat.com

جائز نہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم یا تو نفلی اعتکاف میں مریض کی عیادت اور نماز جنازہ کے لیے تشریف لے جاتے تھے یا قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو راستے میں سے گزرتے ہوئے چلتے چلتے بیمار کی بیمار پرسی کر لیتے، خاص اسی مقصد کے لیے مسجد سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ لہٰذا اگر معتکف بیمار پرسی یا نماز جنازہ کے لیے مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسجد کی چھت پر جانا

مسجد کی چھت پر جانے کی دو صورتیں ہیں

ایک یہ کہ مسجد کے اندر سے سیڑھیاں جاتی ہوں۔ دوسرا یہ کہ باہر سے راستہ جاتا ہو۔ چونکہ مسجد کی چھت بھی مسجد ہی ہے اور اس کا ایک حصہ ہے لہٰذا جب اندر سے سیڑھیوں کے ذریعے اوپر گیا تو چونکہ مسجد سے باہر نہیں نکلا اس لیے اعتکاف برقرار رہے گا اور باہر نکل کر سیڑھیوں کے ذریعے اوپر گیا تو کسی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنے کی وجہ سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر اذان منارے پر دی جاتی ہو اور راستہ باہر سے ہو تو چونکہ یہ شرعی حاجت ہے لہٰذا موذن معتکف منارے کے اوپر اس مقصد کے لیے جا سکتا ہے البتہ مسجد کے اندر سے سیڑھیاں ہوں تو کوئی بھی جا سکتا ہے۔

Marfat.com

خواتین کا اعتکاف

عورت گھر میں اس جگہ اعتکاف بیٹھے جو نماز کے لیے خاص کی گئی ہو اس کو مسجد بیت کہتے ہیں۔ عورت کے لیے یہ جگہ اسی طرح ہے جس طرح مرد کے لیے مسجد ہے اور جس طرح مرد کسی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جا سکتا اسی طرح اعتکاف بیٹھنے والی عورت بھی کسی حاجت کے بغیر اس جگہ سے ادھر ادھر نہیں جا سکتی[1]۔ اور اگر عورت نے گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی تو گھر میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی۔ البتہ اگر اس وقت یعنی جگہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے[2]۔

عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے اگرچہ جائز ہو جائے گا[3]۔

نوٹ :۔ آج کے دور میں عورت کو مسجد میں اعتکاف کی اجازت نہیں دینی چاہیے کیونکہ یہ فتنے کا دور ہے۔

اگر گھر میں بھی عورت نے اعتکاف بیٹھنا ہو تو خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے نیز یہ بات مستحب ہے کہ گھر کے کسی کونے میں نماز کے لیے ایک جگہ خاص کر لی جائے۔ چبوترہ سا بنا دیا جائے یا کوئی تخت پوش وغیرہ ہو جس پر خواتین نماز پڑھیں اور مرد بھی نوافل وغیرہ وہاں پڑھ لیا کریں۔

یہ بھی یاد رہے کہ عورت اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ کرے تو گھریلو مسائل کا

---

[1] فتاویٰ عالمگیریہ (فتاویٰ ھندیہ) جلد اول ص ۲۱۱۔

[2] ابن عابدین شامی، ردالمحتار جلد ۲ ص ۱۲۹۔

[3] ابن عابدین شامی، ردالمحتار جلد ۲ ص ۱۲۹۔

Marfat.com

جائزہ لے لیا جائے، کھانا پکاتے، کپڑے دھونے، بچوں کو تیار کر کے سکول بھیجنے اور اس قسم کے دیگر مسائل کو حل کرنے کے لیے اگر گھر میں دیگر خواتین ہوں تو اعتکاف بیٹھیں ورنہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا اہم ہے۔

علاوہ ازیں اعتکاف بیٹھنے والی عورت اسی جگہ آرام کرے گی جہاں وہ اعتکاف بیٹھی ہو۔ اس دوران گفتگو وغیرہ منع نہیں لیکن زیادہ وقت عبادت میں گزارنے کی کوشش کرے اور فضول نیز بیہودہ گفتگو سے پرہیز کرے عورت کے اعتکاف کے دوران خاوند نہ تو حقوق زوجیت ادا کر سکتا ہے نہ اس کا بوسہ وغیرہ لے سکتا ہے۔

آدابِ مسجد

مسجد میں اعتکاف بیٹھنے والے افراد کو یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ وہ اعتکاف جیسی اہم عبادت میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لہٰذا انہیں مسجد کے آداب کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔ مسجد میں دنیوی گفتگو سے منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا عام گفتگو سے پرہیز کریں۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑے، آواز بلند کرتے، حدود قائم کرنے (سزائیں دینے) اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ[۱]

---

[۱] محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ باب مایکرہ فی المساجد ص ۵۵۔

Marfat.com

ایک دوسری حدیث میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو ان کو خدا سے کوئی کام (تعلق) نہیں[1]

نوٹ:۔ بعض جگہ اس بات کا مشاہدہ بھی ہوا کہ محلے کے چند نوجوان لڑکے اعتکاف کے بہانے سے مسجد میں آجاتے ہیں اور تمام وقت فضول گفتگو اور بیہودہ حرکات میں گزارتے ہیں۔ ظاہر بات ہے ان لوگوں کا مقصد اعتکاف بیٹھنا نہیں ہوتا بلکہ ذہنی عیاشی کی تکمیل کے لیے وہ اعتکاف کا سہارا لیتے ہیں تو نوجوان دوستوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ طریقہ بے شمار گناہوں کا سبب ہے لہٰذا ان دس دنوں کو غنیمت سمجھیے اور اپنی روح کی پاکیزگی کے لیے عبادتِ خداوندی میں خوب کوشش کیجیے۔

اس کے علاوہ مسجد کی صفائی کے ذریعے بھی ثواب حاصل کرنا نہ بھولیے کیونکہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مسجد سے اذیت پہنچانے والی چیز کو نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔[2]

اعتکاف کے آداب

معتکف صرف بھلائی کی باتیں کرے۔

---

[1] امجد علی اعظمی، بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۳۱

[2] محمد بن یزید ابن ماجہ سنن ابن ماجہ باب تطہیر المساجد وتطییبہا ص ۵۵۔

Marfat.com

اعتکاف کے لیے رمضان المبارک کے آخری دس دنوں ہی کو اختیار کرے یعنی اگر مستحب اعتکاف بیٹھا ہو تو بھی یہ دن سب سے افضل ہیں ورنہ سنت اعتکاف تو انہی دنوں میں ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو مسجد حرام یا مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھے ورنہ جامع مسجد میں بیٹھنا زیادہ بہتر ہے۔

تلاوت قرآن مجید، حدیث شریف پڑھنے، تعلیم و تعلم اور سیرت نبوی، انبیاء کرام اور صالحین کے حالات زندگی کا مطالعہ کرے اور شرعی باتیں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مکروہاتِ اعتکاف

عبادت سمجھتے ہوئے خاموشی اختیار کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ گالی گلوچ یا بدکلامی سے اگرچہ اعتکاف نہیں ٹوٹتا لیکن ایسا کرنا مکروہ اور گناہ ہے اور مسجد کے تقدس کے خلاف بھی ہے۔

تجارت کی نیت سے اعتکاف کے دوران خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے اور اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں البتہ سامان مسجد میں نہ لایا جائے۔

کپڑے سے چہرے کو ڈھانپ لینا اور عورتوں کی طرح پردہ کرنا محض عادتاً ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن اسے عبادت سمجھنا یا لوگوں کے دکھانے کے لیے ریاکاری کے طور پر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اعتکاف کب ٹوٹتا ہے

اگر معتکف مسجد سے کسی عذر کے بغیر تھوڑی دیر کے لیے بھی باہر نکلے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ چاہے جان بوجھ کر نکلے یا بھول کر۔

Marfat.com

اسی طرح عورت مسجد بیت (جہاں وہ اعتکاف بیٹھی ہے) سے بلا عذر باہر نکلی تو اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

نوٹ :۔ عذر سے حاجت طبعی اور حاجت شرعی مراد ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے گھر میں گیا اور فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر بھی ٹھہرا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

اگر کسی جنازے میں شرکت یا نماز جنازہ پڑھنے یا بیمار کی عیادت کے لیے مسجد سے باہر نکلا تو بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کے دوران جماع کرنا، میاں بیوی کا اکٹھے لیٹنا، بوسہ لینا، گلے ملنا، شہوت سے ہاتھ لگانا وغیرہ امور حرام ہیں۔ جماع قصداً ہو یا بھول کر دن میں ہو یا رات کو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

اور باقی امور سے اس وقت اعتکاف ٹوٹ جائے گا جب انزال ہو اگرچہ یہ فعل حرام ہے۔ احتلام ہو یا سوچنے سے انزال ہو جائے تو اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ بے ہوشی سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا اور اگر کچھ دن بیہوشی رہی یا کچھ دن پاگل رہا تو افاقہ کے بعد دوبارہ اعتکاف بیٹھے۔

اگر کوئی شخص اس دوران پاگل ہو گیا اور کچھ سالوں تک یہی کیفیت رہی پھر ٹھیک ہو گیا تو قضا کرے۔ عورت کو اعتکاف کے دوران حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

نوٹ :۔ بعض حالات ایسے ہیں جن میں معتکف کے لیے مسجد سے نکلنا ضروری ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً

(۱) کوئی شخص نماز جنازہ پڑھنے والا نہ ہو اور اسے مجبوراً باہر نکلنا پڑے۔

Marfat.com

(۲) کوئی شخص ڈوب رہا تھا اسے بچانے کے لیے باہر نکلنا ضروری ہو گیا۔

(۳) کوئی شخص جل رہا تھا اسے بچانے والا کوئی نہ تھا معتکف کو مجبوراً نکلنا پڑا۔

(۴) جہاد کے لیے جانا ضروری ہو گیا یا عام اعلانِ جہاد تھا اسے جانا پڑا تو ان تمام صورتوں میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کی قضا

اگر اعتکاف واجب تھا اور ٹوٹ گیا تو اس کی قضا واجب ہے۔ اس صورت میں دیکھا جائے اگر کسی معین مہینے کا اعتکاف تھا تو باقی دنوں کی قضا کرے اگر غیر معین تھا لیکن مسلسل دنوں کی نذر تھی تو نئے سرے سے اعتکاف بیٹھے اور مسلسل دنوں کی نذر نہ تھی تو باقی دنوں کا اعتکاف کرنا ہوگا اور اعتکاف میں روزہ رکھنا بھی ضروری ہے اور اگر مسنون اعتکاف یعنی رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف ہو تو جس دن توڑا فقط اسی دن کی قضا کرے باقی دنوں کی قضا واجب نہیں۔

اعتکاف سے فراغت

رمضان المبارک کی انتیس تاریخ گزرنے کے بعد چاند نظر آجائے اور اس کی تصدیق ہو جائے یا چاند نظر نہ آنے کی صورت میں تیس روزے پورے ہو جائیں تو اب اعتکاف سے فارغ ہو گیا۔

Marfat.com

مسائلِ اعتکاف

(اجمالی خاکہ)

(۱) مرد کا اعتکاف اس مسجد میں ہو گا جس میں پانچ وقت کی نماز کے لیے امام و موذن مقرر ہو۔
(۲) عورت کا اعتکاف مسجد بیت میں ہوتا ہے یعنی گھر کی اس جگہ میں جو نماز پڑھنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔
(۳) عورت کے اعتکاف کے لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے۔
(۴) واجب (نذر) اور سنت اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔
(۵) اعتکاف کے لیے مسلمان اور عاقل ہونا نیز جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔
(۶) اعتکاف کی نیت شرط ہے اس کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔
(۷) اگر مسافر یا مریض ہونے کی وجہ سے رمضان شریف میں روزہ نہ رکھے تو اعتکاف بھی نہیں بیٹھ سکتا۔
(۸) معتکف مسجد میں ہی کھانا کھائے گا، لباس تبدیل کرے گا اور آرام کرے گا۔
(۹) معتکف کسی عذر طبعی یا عذر شرعی کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

(۱۰) پیشاب اور قضائے حاجت نیز غسلِ جنابت طبعی حاجات ہیں۔

(۱۱) نمازِ جمعہ کے لیے جانا حاجت شرعی ہے بشرطیکہ اس مسجد میں جمعہ کی نماز نہ پڑھی جاتی ہو جہاں وہ اعتکاف بیٹھا ہے۔

(۱۲) اگر اعتکاف واجب ہو اور درمیان میں عید آجائے تو نمازِ عید کے لیے جانا بھی عذر شرعی ہے۔

(۱۳) نمازِ جمعہ یا نمازِ عید کے لیے بہت پہلے نہیں جا سکتا وقت پر جائے اور فارغ ہونے پر فی الفور واپس آجائے۔

(۱۴) کسی کی بیمار پرسی یا نمازِ جنازہ کے لیے مسجد سے نکلنا منع ہے اگر نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(۱۵) جس کام کے لیے مسجد سے نکلنا ضروری ہے لیکن وہ حاجت شرعی یا طبعی نہ ہو تو گناہ گار نہ ہوگا لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کوئی نمازِ جنازہ پڑھنے والا نہ ہو اور اسے جانا پڑ جائے کوئی جل رہا ہو، ڈوب رہا ہو یا کسی حادثے کا شکار ہو تو ان سب صورتوں میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا لیکن گناہ گار نہیں ہوگا۔

(۱۶) اگر اتنا بیمار ہو جائے کہ ڈاکٹر کے ہاں جانا ضروری ہو یا اس قسم کی دوسری مجبوری ہو جائے تو بھی باہر جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا لیکن باہر جانا حرام نہ ہوگا۔

(۱۷) اگر باہر جانا ضروری بھی نہ ہو اور طبعی یا شرعی حاجت بھی نہ ہو تو اب باہر نکلنے سے اعتکاف بھی ٹوٹے گا اور گناہ گار بھی ہوگا۔

(۱۸) مسجد کی چھت پر جانے کے لیے مسجد کے اندر سے سیڑھیاں ہوں تو اوپر جانا جائز ہے اور اگر باہر کی طرف سے جانا پڑے تو اعتکاف

Marfat.com

ٹوٹ جائے گا۔

(۱۹) رہائش گاہ مسجد سے متصل ہو تو کھڑکی سے سر کو اندر کر کے دھلوا سکتا ہے خود کمرے میں نہیں جا سکتا۔

(۲۰) عورت جس جگہ اعتکاف بیٹھی ہوئی ہے وہاں سے حاجت کے بغیر گھر کے کسی دوسرے حصہ میں نہیں جا سکتی۔

(۲۱) اگر کھانا پکانے یا اس طرح کے کسی دوسرے کام کی مجبوری ہے تو چولھا اس کی جائے اعتکاف کے پاس رکھ دیا جائے۔

(۲۲) اگر اذان مینار سے پر ہوتی ہے اور راستہ مسجد کے باہر سے جاتا ہو تو یہ بھی موذن کے لیے حاجت شرعی ہے وہ جا سکتا ہے۔

(۲۳) اگر مسجد گر جائے یا کسی حکمران وغیرہ نے زبردستی نکالا تو فوراً دوسری مسجد میں چلا جائے۔ اس صورت میں اعتکاف برقرار رہے گا اور اگر نہ گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(۲۴) اگر نکاح کرنے یا بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی تھیں اب رجوع کرنے کے لیے باہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ نکلنا حاجت کے بغیر ہے اور یہ کام مسجد کے اندر بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲۵) ضرورت کے تحت مسجد میں خرید و فروخت جائز ہے لیکن سامان اندر نہ لائے البتہ تجارت کے لیے خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔

(۲۶) ثواب سمجھتے ہوئے اعتکاف کے دوران خاموش رہنا جائز نہیں بلکہ اچھی اچھی باتیں کرنی چاہییں۔ عادتاً خاموش رہے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۷) اعتکاف کے دوران عورت کا بوسہ لینا اور معانقہ کرنا ناجائز اور حرام ہیں اور جماع کیا تو اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔ اعتکاف کے دوران عورت

Marfat.com

کو حیض آجائے یا بچہ پیدا ہو جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(۲۸) اگر واجب اعتکاف ٹوٹ گیا اور وہ کسی معین مہینے کا تھا تو جس قدر فاسد ہوا اس کی قضا کرے اور اگر غیر معین مہینے کی نذر تھی تو نئے سرے سے پورا اعتکاف کرے چاہے کسی وجہ سے بھی ٹوٹا ہو۔ اور اگر سنت اعتکاف تھا تو جس دن توڑا اسی دن کی قضاء کرے۔ اور اب مسجد سے باہر نہ جائے نیز اعتکاف کی قضا میں روزہ بھی رکھنا ہوگا۔

Marfat.com

نصابِ اعتکاف

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا شریعت نے اعتکاف کے دوران مخصوص عبادات کی پابندی نہیں رکھی اس لیے معتکف اپنی صوابدید کے مطابق جس طرح اور جس قدر چاہے عبادت کر سکتا ہے۔

اگر علماء کرام اعتکاف بیٹھیں تو وہ خود مسائل سے واقف ہیں اور بہتر سے بہتر طریقہ عبادت اختیار کر سکتے ہیں البتہ عام مسلمانوں کی راہنمائی کے لیے ایک نصاب پیش کر دیا گیا ہے اگر ہو سکے تو اس کو معمول بنائیں۔

تلاوتِ قرآنِ مجید

ان دس دنوں میں (آخری عشرہ رمضان میں) کم از کم ایک بار قرآن پاک مکمل پڑھیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک میں ایک بار مکمل قرآن پاک کا دور کرتے تھے۔

نوافل

اس سلسلے میں تعداد کو پیشِ نظر رکھنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ اطمینان، سکون اور سمجھ کر جتنی تعداد میں ممکن ہو نوافل پڑھیں اور کوشش کریں کہ روزانہ ایک بار صلوٰۃ تسبیح پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:۔

اے چچا! میں تمہیں عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو بخشش نہ کردوں؟ کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب آپ ان کو کرلیں تو اللہ تعالےٰ آپ کے تمام گناہ اگلے پچھلے یا پرانے نئے، بھول کر کیے یا جان بوجھ کر، چھوٹے بڑے اور پوشیدہ اور ظاہر سب بخش دے گا۔ اس کے بعد آپ نے صلوٰۃ تسبیح کی ترکیب بتائی۔

صلوٰۃ تسبیح کا طریقہ

یہ چار رکعات نفل ہیں اللہ اکبر کہہ کر ثنا یعنی سبحانک اللھم آخر تک پڑھنے کے بعد پندرہ بار یوں پڑھیں

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"

پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد یہ تسبیح دس بار پڑھیں۔ رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد پڑھ کر دس بار یہ تسبیح پڑھیں۔ پھر پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس بار دو سجدوں کے درمیان دس بار اور دوسرے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں اسطرح ایک رکعت میں پچھتر بار تسبیح پڑھی جائے گی۔

دوسری رکعت میں پہلے پندرہ بار اور پھر اسی طریقے سے جس طرح پہلی رکعت میں پڑھی ہے۔ تیسری رکعت میں ثنا پڑھنے کے بعد پندرہ بار اور

Marfat.com

باقی اسی طرح اور پھر چوتھی رکعت میں بھی اسی ترتیب سے پڑھیں۔ یہ کل تین سو بار ہو گئی۔

اس کے علاوہ ان دنوں کو غنیمت سمجھتے ہوئے نماز تہجد، نماز اشراق نماز چاشت اور اوّابین بھی پڑھیں۔ اس طرح نوافل بھی پڑھے جائیں گے اور سُنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی عمل ہو گا۔

نماز تہجد

رات کو سونے کے بعد سحری کے وقت آٹھ رکعات پڑھیں۔ اگر وقت کم ہو یا کوئی مجبوری ہو تو کم بھی پڑھ سکتے ہیں۔

نماز اشراق

کوشش کریں کہ فجر کی نماز پڑھ کر فوراً سونے کی بجائے کچھ وظائف پڑھیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ جب سورج اچھی طرح بلند ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔

نماز چاشت

نماز اشراق کے بعد چاہیں تو کچھ دیر آرام کر کے اس کے بعد نماز چاشت بارہ رکعات پڑھیں اور اگر اس قدر نہ پڑھ سکیں تو دو، چار، چھ، آٹھ، دس جتنی چاہیں پڑھ لیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی چاشت کی (کم از کم) دو رکعتوں کی پابندی کرتا ہے۔ اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی

Marfat.com

جھاگ کے برابر ہوں، نماز چاشت کا وقت سورج کے اچھی طرح بلند ہونے سے زوال تک ہے۔

صلوٰۃ الاوّابین

نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں مستحب ہیں۔ ان کو صلوٰۃ الاوابین (اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے والے لوگوں کی نماز) کہتے ہیں۔ دو دو رکعتیں کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ چار اور دو الگ الگ بھی اور ایک ہی نیت سے چھ رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ دو دو کر کے پڑھیں۔

نوٹ :۔ اگر دو سے زیادہ مثلاً چار نفل اکٹھے پڑھیں تو ہر قعدے میں درود شریف اور دعا بھی پڑھنا ہو گی اور ہر طاق رکعت مثلاً تیسری، یا پانچویں وغیرہ میں ثنا بھی پڑھیں گے۔

درود شریف

اگر ہو سکے تو "دلائل الخیرات" شریف روزانہ صبح کی نماز کے بعد پڑھیں اور اس کے علاوہ بعد نماز ظہر ایک سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

يَا كَرِيْمُ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
وَاٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَعَبْدِهِ الْمُكَرَّمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ عَلَيْنَا بِكَرَمِكَ الْعَظِيْمِ

اے کریم! اپنے کریم نبی جو جُود و کرم کا مرکز ہیں اور آپ کی معزز اولاد، قابلِ عزت صاحبزادے اور مکرم بندے پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اپنے عظیم کرم سے نواز دے۔

Marfat.com

یہ درود شریف کثرت رزق اور دین و دنیا کے بے شمار فوائد اور قضائے حاجات کا باعث ہے۔[1]

بعد نماز عصر یہ درود شریف ایک سو بار پڑھیں۔

یَا جَبَّارُ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْقَاہِرِیْنَ قَاتِلِ الْمُشْرِکِیْنَ دَافِعِ الْحَاسِدِیْنَ وَ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اقْھَرْ عَلٰی اَعْدَائِنَا بِقَھْرِكَ الْعَظِیْمِ یَا قَھَّارُ۔

اے غالب! غالب آنیوالوں کے سردار، مشرکین سے جہاد کرنیوالے اور حاسدین کو دور کرنیوالے (حضرت محمد مصطفٰی) اور آپ کے آل و اصحاب پر رحمت نازل فرما یا اللہ! اے قہار! اپنا عظیم قہر ہمارے دشمنوں پر ڈال دے۔

دشمنوں کی ہلاکت اور شرارت کرنے والوں کے شر کو دور کرنے میں مجرب ہے۔[2]

نماز مغرب کے بعد سو بار یہ درود شریف پڑھیں۔

یَا سَتَّارُ صَلِّ عَلٰی سِتْرِكَ الْجَمِیْلِ وَ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِسِتْرِكَ الْجَمِیْلِ فَلَمْ اَزَلْ بِسِتْرِكَ الْجَمِیْلِ الْمُزَمِّلِ الْمُدَّثِّرِ مَسْتُوْرًا مُزَمَّلًا مُدَّثَّرًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

اے گناہوں کو چھپانیوالے! اپنے خوبصورت پردہ پوش اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت نازل فرما اور انہیں برکت و سلامتی عطا کر۔ اے اللہ! ہمیں اپنے ستر جمیل کے ساتھ ڈھانپ لے۔ پس مجھے اپنے بہترین ساتر، مزمل اور مدثر کے صدقے قیامت تک مستور، مزمل اور مدثر (گناہوں سے پردے میں رہنے والا) بنا دے۔

---

[1] احمد رضا خان بریلوی، امام، الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۹۔
[2] احمد رضا خان بریلوی، امام، الوظیفۃ الکریمہ ص [illegible]

Marfat.com

نمازِ عشاء کے بعد سو بار یہ درود شریف پڑھیں۔

یَا غَفَّارُ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اے بخشنے والے! گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور اُن کے تمام آل و اصحاب پر رحمت نازل فرما۔ اے میرے رب! مجھے میرے والدین اور تمام مومنین و مومنات کو بخش دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں زیادتی کرنیوالوں میں سے ہوں۔

مغفرت، حفاظت، جان و مال اور خیر و برکت نیز فضلائے حاجات کے لیے مجرب و نافع ہے۔[۲]

سیرتِ نبوی کا مطالعہ

اعتکاف کے دوران کچھ وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کے لیے بھی نکالیں اور اس سلسلے میں علامہ نور بخش توکلی رحمہ اللہ کی "سیرتِ رسولِ عربی" اپنے پاس رکھیں۔

فقہی مسائل سیکھنا

دینی مسائل بالخصوص طہارت اور نماز نیز روزے کے مسائل سے آگاہی کے لیے مدرکن دین، "یا مد نور الایضاح" (اردو ترجمہ محمد صدیق ہزاروی) اپنے پاس رکھیں اور ان کا مطالعہ کریں جہاں سے سمجھ نہ آئے مسجد کے خطیب صاحب سے حل کروالیں۔

---

[۲] احمد رضا خاں بریلوی امام، الوظیفۃ الکریمہ ص ۳۰۔ [۳] ایضاً

Marfat.com

دُعا

اعتکاف کے دوران جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں عربی میں ہو یا اردو میں جس طرح سہولت ہو لیکن درج ذیل دعا ایک جامع دعا ہے اگر ہو سکے تو اسے پڑھ لیا کریں۔

اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَ
رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی طَهِّرْ قُلُوْبَنَا وَعُیُوْنَنَا
وَلِسَانَنَا وَاَقْوَالَنَا وَحَرَكَاتِنَا وَسَكَنَاتِنَا
مِنْ كُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهَدَتِكَ
وَمُكَاشَفَتِكَ وَمُرَاقَبَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَ
اَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ
اِلٰی لِقَآئِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَّ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

یا اللہ! اے میرے پروردگار! اپنے برگزیدہ نبی اور پسندیدہ رسول (حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم) کی حرمت کے توسل سے ہمارے دلوں، آنکھوں، زبانوں اقوال اور حرکات وسکنات کو ان تمام خصلتوں سے پاک کر دے جو ہمیں تیرے دیدار خبرداری، تیری طرف توجہ اور تیری محبت سے دور کرتی ہیں اور ہمیں سنت اور (مسلمانوں کی) جماعت کے راستے اور اپنی ملاقات کے شوق پر موت دینا اے بزرگی اور بخشش والے! ہمارے سردار اور مولا حضرت محمد مصطفٰے اور آپ کی آل واصحاب پر تیری رحمت اور خوب سلام ہو۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

Marfat.com

حرفِ آخر

یاد رکھیے اعتکاف ایک قسم کا ریفریشر کورس ہے جو ہمارے آئندہ سال کے لیے ایک صالح زندگی کی راہیں متعین کرتا ہے لہٰذا انوار و تجلیات کی جس بارش سے آپ اس دوران سیراب ہوئے سال بھر اس کا اثر باقی رہنا چاہیے۔ اور اعتکاف سے نکلنے کے بعد روحانیت کی اس چمک کو ماند نہ ہونے دیں۔

ایسا نہ ہو کہ عید کا دن ہی وی سی آر اور فلم بینی میں گزر جائے یا اعتکاف کے دوران سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کے لیے داڑھی مبارک رکھی اور عید کا چاند دیکھتے اور مسجد سے باہر ہوتے ہی اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

یاد رکھیں یہ گناہ عظیم ہے اور سنت نبوی کے ساتھ مذاق بھی۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو دین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی

۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ / ۲۱ نومبر ۱۹۹۵ء

Marfat.com

ناشر و تاجر کتب
پروگریسو بکس
40-بی اردو بازار ○ لاہور ○

Marfat.com